اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۲	مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۹۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ جون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ حضور کل پالم پور سے تشریف لاکر جمعہ کی نماز پڑھائیں گے ۔

شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹورز پشاور کو صدر انجمن احمدیہ کی عمارات کی وائرنگ کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ وہ قادیان پہونچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے ۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ رسالدار حاکم علی صاحب مہاجر کی اہلیہ صاحبہ کل فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا ۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں احباب دعائے مغفرت کریں ہمیں اس صدمہ میں رسالدار صاحب سے دلی ہمدردی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کا مقامِ محویت

فرمایا " جب انسان کہیں اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ آکر السلام علیکم کہے نماز سے فارغ ہوتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی حقیقت یہی ہے۔ کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا۔ اور اللہ اکبر کہا۔ تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا۔ اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہونچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا۔ تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہکر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں حال ہونا چاہیئے۔ علتِ غائی حال ہی ہے۔ مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا۔ وہ تو الٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے۔ اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے۔ کہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے۔ اور ایک حقیقی محویت کا عالم اس پر طاری ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے۔ اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے "

(الحکم ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء)

امداد مصیبت زدگان

زلزلہ کوئٹہ کی چھٹی فہرست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ پہلی فہرستوں کے بعد ذیل کے احباب نے دفتر محاسب میں چندہ داخل کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نام	رقم
میزان سابقہ	۱۵۶۰-۸-۳
عبداللطیف سماٹرہ ملتان	۳-۰-۰
محمد یوسف صاحب قادیان	۰-۸-۳
ملک عطار محمد صاحب قادیان	۲-۰-۰
سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان	۱۴-۰-۰
اہلیہ صاحبہ ،، ،،	۷-۰-۰
محلہ دار الفضل قادیان	۱-۰-۰
محمد بشیر الدین صاحب چاندواڑہ	۶-۱۰-۰
جماعت کانپور معرفت محمد رفیق صاحب	۵-۰-۰
جماعت نوشہرہ سیالکوٹ معرفت غلام نبی صاحب	۵-۰-۰
جماعت کالی کٹ معرفت مولوی عبداللہ صاحب	۱۶-۴-۰
محمد علی صاحب چک ۳۱/۱۴ لائلپور	۲-۰-۰
جماعت بٹی معرفت محمد حیات صاحب	۱-۱۴-۰
اہلیہ صاحبہ عبدالرحمن صاحب بنوں	۵-۰-۰
جماعت کلر کہار معرفت ملک محمد الدین صاحب	۲-۱۴-۰
چوہدری سلطان علی صاحب ڈیرہ غازی خان	۲-۰-۰
ملک عزیز احمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خاں	۲-۰-۰
حکیم عبدالخالق صاحب ڈیرہ غازیخان	۱-۶-۰
منشی غلام حسین صاحب ،،	۱-۶-۰
اخوند محمد افضل خانصاحب ،،	۱-۰-۰
منشی سربلند خانصاحب ،،	۱-۰-۰
منشی دوست محمد خانصاحب ،،	۱-۰-۰
محمد عثمان صاحب مدرس ،،	۱-۰-۰
متفرق	۰-۴-۰
میزان کل (روپے آنے پائی)	۱۶۴۳-۱۰-۶

خان بہادر چوہدری نعمت خانصاحب کی طرف سے شکریہ

خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ سشن جج فیروزپور نے حسب ذیل خط برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے۔

مجھے خان بہادر کا خطاب ملنے پر بہت کثرت سے احباب اور جماعتوں نے خطوط تحریر فرمائے ہیں۔ اور الفضل میں اعلانات بھی فرمائے ہیں۔ میں نے بہت سے احباب کا فرداً فرداً بذریعہ خطوط شکریہ ادا کیا ہے لیکن جملہ احباب اور جماعتوں کا بذریعہ خطوط شکریہ ادا کرنا محال ہے۔ لہذا بذریعہ الفضل میں جملہ احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار نعمت خان

جماعت احمدیہ کی عیدگاہ کے متعلق احراریوں کی شرارت

قادیان کی عید گاہ جس کے متعلق کاغذات مال صاف طور پر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ مالکان دیہہ کی ملکیت ہے۔ اور قادیان میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے اور کسی کی ملکیت نہیں ہے۔ اس کے متعلق احراریوں نے جو شرارت برپا کی ہے۔ اس کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس عید گاہ پر ہمیشہ سے احمدیوں کا قبضہ چلا آیا ہے۔ اور ریکارڈ سے یہ امر واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے سوا اور کسی فریق نے آج تک وہاں عیدین کی نمازیں نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس سال بھی وہاں احمدیوں نے ہی عیدین کی نمازیں ادا کیں غیر احمدی جہاں عید پڑھتے ہیں۔ وہ اور جگہ ہے۔ ان حالات میں احراریوں کا عید گاہ کی درستی میں مزاحم ہونا اور اس حد تک قانون شکنی کرنا کہ مزدوروں سے کدالیں اور ٹوکریاں چھین کر لے جانا حد سے بڑھی ہوئی شرارت ہے۔ جس پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ احمدی قبریں اکھیڑنا چاہتے تھے۔ جو جرح

تتمہ از سرگزشت احرار

۵

جہاد و تبلیغ احرار

از جناب میاں محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے آنرز ایل۔ ایل بی کپورتھلہ

ہجومے کہ نامند آں را جلوس | نشستہ در اُو پیکرے چوں عروس
خروشند و جوشند با بُوق و کوس | برآرند گلہا تگہا چوں خروس

زِ نعرہ گلو پارہ پارہ کناں
بر و چند عامی نظارہ کناں

طریقِ شمردن بیکے یاد دار | زِ احرار ماند ہمیں یادگار
اگر دہ بُود باز گودہ ہزار | ہزارے بدارد حساب و شمار

کہ ملّا امیرِ شریعت شود
مجازے نگہ کن حقیقت شود

غرض مے شود ایں جلوسے رواں | گہے لنگ لنگاں گہے تیز راں
گراز آں و نازاں و بازی کناں | بمنزل شتابان و نعرہ زناں

زِ مظہر شنو ہُو بہو مو بمو
کہ ملّا چساں مے کند گفتگو

غرور کہ "ما راست احرار نام" | نہ بینی چنینے الدُّ الخِصام
حکومت کجا و رعیت کدام | بگفتی نہ مانیم ہرگز غلام

ہمانا کہ ما حریت زادہ ایم
زِ دستور و قانون آزادہ ایم

کہ مرزائیاں نیز ہستند سخت | وفادارِ برطانوی تاج و تخت
نہ ہندوستاں گر نہ بندند رخت | محال است ما را شدن سبز بخت

اگر نام اینان بہ بیخ برزنیم
ستونہائے برطانیہ بر کنیم

ولیکن شما نیز یاری کنید | جوانمردی و نامداری کنید
نگاہے بریں کشت کاری کنید | کرمہا چو ابرِ بہاری کنید

زکاتے بمسکین بندہ دہید
با احرار باید کہ چندہ دہید

چنیں گفت رستم فرامرز را | کہ جانِ پدر بشنو اندرز را
ہنرہا نما بازو و برز را | بگرزِ گراں بشکن البرز را

شنو ایں حکایاتِ رستم کہن
کہ ما راست گرزِ ہمالہ شکن

نہ بینی کہ یکسر چو عزم آوریم | نہ گبریم ترسے نہ حزم آوریم
کمندے کشائیم و رزم آوریم | زِ افلاک تاہی بہ بزم آوریم

بدینگونہ تقریرہا ساختن
بہر رنگ تزویرہا ساختن

وزانجا سوئے خانہ باز آمدن | ظفرمند با کام و ناز آمدن
گرانبار و ہم گرم تاز آمدن | بفرزند و زن کارساز آمدن

ربودن زر و مال از شیخ و شاب
حسابش نمودن بروزِ حساب

(نوٹ) یہ نظم معاصر ریاست ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء میں شائع ہو چکی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

جماعت احمدیہ پر تنسیخ جہاد کا بے بنیاد الزام

اسلامی جہاد کا حقیقی مفہوم

جماعت احمدیہ کے خلاف دشمنانِ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک اعتراض وہ ہے۔ جسے "تنسیخ جہاد" کے نام سے پیش کیا جاتا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ جہاد کو جسے اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ ناجائز اور حرام قرار دے کر مسلمانوں کی قوتِ عملیہ کو شدید ضعف پہنچایا ہے۔ اسی اعتراض کو اخبار "احسان" نے اپنی ایک گزشتہ اشاعت میں بایں الفاظ دوہرایا ہے۔ کہ

"جہاد بالسیف منسوخ کر دیا گیا۔ یعنی مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں اپنی دینی۔ اور دنیوی شئون کی حفاظت کے لئے جہاد نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ نئے متنبی یعنی مرزا غلام احمد کے جہاد لسانی پر اعتماد رکھنا چاہیئے جس کی امت محض مناظروں اور لفظی مجادلوں کے بل پر ساری دنیا کو فتح کرے گی"

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جہاد کی منکر نہیں۔ بلکہ جہاد کے اس غلط مفہوم کی منکر ہے۔ جو آج کل عام مسلمانوں کے ذہن میں بیٹھ چکا ہے۔ مسلمان غلطی سے یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ جہاد کے بجز اس کے اور کوئی معنی نہیں۔ کہ تلوار ہاتھ میں لی۔ اور غیر مسلموں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ نہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور نہ جہاد کا مفہوم اس کا مصداق ہے۔

علامہ قسطلانی اپنی کتاب ارشاد الساری فی شرح البخاری میں لکھتے ہیں:۔

ھو مشتق من الجھد بفتح الجیم وھو التعب والمشقۃ لما فیہ من ارتکابھا ومن الجُھد بالضم وھو الطاقۃ لان کل واحد منھما بذل طاقتہ فی دفع صاحبہ وھو فی الاصطلاح قتال الکفار لنصرۃ الاسلام واعلاء کلمۃ اللہ (جلد ۵ صفحہ ۳۷) یعنی جہاد جَہد سے نکلا ہے جس کے معنے زور و طاقت کے ہیں ہاں اصطلاحی معنے اسلام کی تائید میں کفار سے جنگ کرنے کے بھی ہیں۔

کتب لغات کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے لفظی معنے لڑائی کرنا نہیں۔ بلکہ حتی المقدور کوشش کرنا محنت کرنا اور جوشِ جانفشانی سرگرمی اور شوق سے کسی کام میں مصروف ہونا اس کے معانی ہیں۔ چنانچہ "سوانح احمدی" کلاں۔ مؤلفہ منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری میں لکھا ہے:۔

"جنگ کا نام جہاد نہیں ہے۔ جنگ کو قتال کہتے ہیں۔ اور وہ گاہے ماہے پیش آتی ہے اور جہاد کہ اعلائے کلمۃ اللہ میں کوشش کرنا ہے مدت دراز تک باقی رہتا ہے" (صفحہ ۱۴۰)

پھر لکھا ہے:۔

"یہ بھی یاد رہے۔ کہ جہاد سے کچھ ملک گیری اور جنگ و جدل ہی مراد نہیں ہے۔ لفظ جہاد کے معنے سعی و کوشش کرنا ہے سو حسب طاقت اور حوصلۂ خود واسطے اعلاء کلمۃ اللہ اور اطفائے نائرۂ ادیان باطلہ اور ذلت کفار کی کوشش کرتے رہنا جہاد ہے" (صفحہ ۱۵۷)

پس جہاد کفار سے تلوار لے کر جنگ کرنے کو نہیں کہتے۔ بلکہ برائی و معصیت کے خلاف حق و صداقت کی حمایت میں کوشش کرنے کو جہاد کہا جاتا ہے۔ اسی لئے علامہ قسطلانی اپنے نفس اور شیطان سے جہاد کرنے کو اعظم الجہاد قرار دیتے ہیں (ارشاد الساری فی شرح البخاری جلد ۵ صفحہ ۳۱)

الشیخ محمد امین صاحب نے رد المختار علی الدر المختار میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی داخلِ جہاد کیا ہے (جلد ۳ صفحہ ۲۳۶) اور علامہ عبد الحق صاحب حقانی دہلوی آیت کریمہ یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اس زمانہ میں ملحدین کے ساتھ بحث و مناظرہ کرنا بھی جہاد ہے" (تفسیر حقانی طبع ششم جلد چہارم صفحہ ۲۱۲)

علاوہ ازیں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے بھی لفظ جہاد کو کئی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جس جہاد کی طرف تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو بلاتا ہے۔ وہ جہاد بالقرآن ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جھادًا کبیرًا۔ یعنی کافروں کی بات مت مانو۔ اور اس قرآن کے ذریعہ ان سے بہت بڑا جہاد کرو۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد بالقرآن جہاد کبیر ہے۔

پھر فرماتا ہے یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین۔ اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر۔

اگر تلوار سے لڑائی ہی جہاد کہلانے کے قابل ہے۔ تو بتایا جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس حکم کی تعمیل میں منافقین کے خلاف کب تلوار اٹھائی۔ دراصل اس جہاد سے مراد کفار کو وعظ و نصیحت کرنا۔ انہیں تبلیغ کرنا۔ ان کی چالوں سے بچنا۔ اور ان کی مدافعت کرنا ہے۔ پس تبلیغ اور وعظ و تذکیر بھی جہاد میں شامل ہے۔

احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جہاد کو کئی قسموں میں منقسم فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ افضل الجھاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء صفحہ ۳۲۴) یعنی ظالم و جابر حاکم کے سامنے سچی بات کہنا بہترین جہاد ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ میں اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ فرمایا فیھما فجاھد۔ جاؤ اور ان کی خدمت کرنے کو جہاد سمجھو (مشکوٰۃ کتاب الجہاد صفحہ ۳۲۸)

غرض جہاد کا وہ مفہوم قطعاً صحیح نہیں جو احرار سمجھتے ہیں۔ کہ تلوار ہاتھ میں لی۔ اور غیر مسلم پر پل پڑے۔ بلکہ جہاد کسی کام میں اپنی انتہائی طاقت خرچ کرنے کو کہتے ہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر شیطان کا مقابلہ۔ منکرین اسلام کو تبلیغ قرآن کریم کے ذریعہ لوگوں پر اتمام حجت کرنا۔ خوف کے مقام پر سچی بات کہنا۔ اور والدین کی خدمت کرنا۔ یہ سب جہاد ہیں۔ ہاں دین کے لئے دفاعی طور پر کفار سے قتال کرنا بھی جہاد جائز ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے جہاد اصغر یعنی سب جہادوں سے چھوٹا قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ ہر وقت نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ خاص حالات کے پیدا ہونے پر کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ حالات نہ پائے جائیں۔ تو جہاد بالسیف مسلمانوں پر فرض نہیں ہوتا۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاد بالسیف اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ کوئی قوم یا حکومت مسلمانوں پر اس لئے تلوار نہ اٹھائے۔ کہ ان سے جبراً ان کا مذہب چھڑائے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو قتال کی اجازت دیتے ہوئے سب سے پہلی آیت جو نازل فرمائی۔ وہ یہ ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔ یعنی مسلمانوں کو جنگ کی اس لئے اجازت دی جاتی ہے۔ کہ ان پر مسلسل ظلم کیا گیا۔ اور محض اس بات پر۔ کہ وہ خدا۔ اور اس کے دین پر ایمان لائے۔ اپنے گھروں سے بے گھر کر دیئے گئے۔

یہ آیت بتلاتی ہے۔ کہ صحابہ کو جو جنگ کی اجازت دی گئی۔ وہ محض دفاعی تھی صحابہ مظلوم تھے۔ اور انہیں بحالت مظلومی اپنے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اور جرم یہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے گویا اختلافِ عقائد۔ اور اختلافِ دین کی بنا پر انہیں قتل کیا گیا۔ اور گھروں سے نکالا گیا۔

جہاد کی ان شروط کو مدنظر رکھ کر اگر کوئی شخص موجودہ زمانہ پر غور کرے تو اسے نظر آئے گا۔ کہ اب کوئی قوم مسلمانوں سے مذہبی بناء پر ظاہری طاقت سے جنگ آزما نہیں۔ آزادی عمل اور حریت ضمیر کا دور دورہ ہے۔ حکومت نہ نماز سے روکتی ہے نہ روزہ سے، نہ اشاعت سے۔ بلکہ تمام مذاہب کو یکساں طور پر مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ پس آج جبکہ دینی امور میں کسی قوم یا حکومت کی طرف سے مزاحمت نہیں کی جاتی۔ جہاد بالسیف بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ امر ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا۔ اور بتایا کہ موجودہ زمانہ کے علماء نے جس امر کو جہاد سمجھ رکھا ہے۔ وہ جائز نہیں اسلام جبر کی تعلیم لے کر دنیا میں نہیں آیا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کا سفید جھنڈا لے کر کھڑا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ فعت

هٰذه السنة برفع اسبابها فی هٰذه الایام وامرنا ان نعد للکافرین کما یعدون لنا ولا نرفع الحسام قبل ان نقتل بالحسام۔

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۹)

یعنی جہاد کی سنت اس زمانہ میں اس لئے اٹھالی گئی ہے، کہ اب جہاد کے اسباب باقی نہیں۔ اور ہمیں حکم ہے۔ کہ ہم کافروں سے ویسا ہی سلوک کریں۔ جیسا کہ وہ ہم سے کرتے ہیں۔ اور ہم اس وقت تک ان پر ہرگز تلوار نہ اٹھائیں۔ جب تک وہ مذہبی بناء پر ہمیں تلوار سے قتل نہ کریں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہاد بالسیف جائز ہے۔ مگر ان شروط کے ساتھ جنہیں ابھی بیان کیا گیا ہے۔ پھر آج جبکہ شروط مفقود ہیں۔ تو جہاد بالسیف بھی کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔ اسی مسئلہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بیان فرمایا کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے۔ وہ دو ہیں ایک نماز اور ایک جہاد" (رسالہ درود شریف صفحہ ۶۶) اس صورت میں آپ کیونکر حقیقی جہاد کو منسوخ قرار دے سکتے تھے۔ درحقیقت آپ نے جہاد کے اس غلط مفہوم کی اصلاح فرمائی ہے۔ جو آج مسلمانوں میں رائج ہے۔ اور جس کے غلط ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو لوگ غیر مسلموں کو قتل کرنے کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ وہ بھی صرف ڈینگیں ہی مارتے ہیں۔ اس جہاد پر عمل کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

شیعوں پر سنیوں کے مظالم

مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بعض فتنہ پرداز لوگوں نے اپنے ذاتی اغراض کے ماتحت جو بغض و عناد پیدا کر رکھا ہے۔ اس کے نہایت ناخوشگوار نتائج آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح مسلمان کہلانے والے خود ہی اپنی بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔ حال میں سنی اور شیعہ مسلمانان جونپور میں جو فساد ہوا ہے۔ اس کا نہایت مؤثر انداز میں ذکر کرتے ہوئے معاصر "حقیقت" لکھنؤ نے ہوشمند مسلمانوں کو اس قسم کے فسادات کے انسداد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے: "اگر ہم مسلمان اپنی شامت اعمال سے اسی طرح آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے۔ تو رفتہ رفتہ اور اضلاع میں بھی یہی صورتیں پیدا ہوں گی۔ اور ہر جگہ سنی اور شیعہ کی کشمکش اور باہمی بے اعتمادی سے مسلمانوں کے حقوق تلف ہوں گے۔" جونپور کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ شیعوں کے جلوس پر سنی مجمع نے حملہ کر کے ایک درجن کے قریب شیعہ اصحاب کو زخمی کر دیا۔ یہی سلوک اور بھی کئی مقامات پر شیعوں کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سنی اپنی کثرت کے گھمنڈ میں اس قسم کی حرکات اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں۔ اور اتنی رواداری بھی نہیں دکھا سکتے۔ کہ دوسرے فریق کو اپنی مذہبی رسوم ادا کر لینے دیں۔ جو لوگ اس درجہ دور اندیشی سے عاری ہو چکے ہوں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا گڑھا کھود رہے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ قلیل التعداد فرقوں کے مسلمانوں پر مظالم کر کے ان لوگوں کو اپنے اوپر مظالم کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ جو ان سے

ایک احمدی پر ایک احراری کا قاتلانہ حملہ

معاصر "حقیقت" نے اسی سلسلہ میں پشاور کے اس افسوس ناک حادثہ کا بھی ذکر کیا ہے جس میں ایک احراری نے علاقہ سرحد کی احمدی جماعتوں کے امیر جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر پستول سے قاتلانہ حملہ کیا۔ اور لکھا ہے۔

"غنیمت ہے کہ پستول نہیں چلا۔ ورنہ اس خونریزی کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ ایک شخص گولی سے ہلاک ہوتا۔ تو اس کے ساتھ کئی مسلمان جو اس سازش میں شریک سمجھے جاتے۔ قانون کی گرفت میں آتے۔ دو ایک پھانسی پاتے۔ اور دو چار مدت العمر کے لئے جیل خانوں میں ڈال دیئے جاتے۔ اسی قدر نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہزارہا روپیہ مقدمہ بازی میں برباد ہوتا۔ اور اس کے ساتھ احمدیوں میں بھی انتقام کا جوش پیدا ہوتا۔ اور وہ معلوم نہیں۔ کس صورت میں ظاہر ہوتا۔ کیونکہ وہ بھی تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول پر جان لینے اور جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔"

قطع نظر اس سے کہ احمدی اس حالت میں کیا کرتے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ فتنہ پرداز لوگ کس قدر شرارت پر اتر آئے ہیں۔ اور مسلمانوں کی بربادی کے کیسے کیسے خطرناک سامان کر رہے ہیں۔

حیرت ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان شرارت برپا کرنے اور احمدیوں کا قتل جائز قرار دینے والے احراری وہ لوگ ہیں۔ جن میں بعض سنی ہیں۔ اور بعض شیعہ اور دونوں قسم کے لوگ دوش بدوش کھڑے ہو کر جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں یہ کس قسم کے شیعہ ہیں۔ جن کے قلوب پر ان مظالم کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ جو شیعوں پر آج کل کئی جگہ کئے جا رہے ہیں۔ اور جو احمدیوں کے خلاف اس قسم کی حرکات کی حمایت کر رہے ہیں۔ جو شیعوں کے خلاف کی جا رہی ہیں۔

قاتلانہ حملہ کرنے والا احراری

قاتلانہ حملہ کرنے والے پشاور کے احراری کے متعلق ابھی تو یہ کہا جا رہا تھا۔ جیسا کہ "زمیندار" نے لکھا۔ کہ اسے بلاوجہ اور بلاقصور احمدیوں نے سر بازار پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ اور اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں پستول دے کر اسے پولیس کے حوالے کر دیا۔ لیکن اب اس بارے میں "احسان" نے لکھا ہے کہ "یہ امر بھی چنداں محل حیرت نہیں۔ کہ یہ حملہ آور خود بھی مرزائی ہو۔ اور یہ سوانگ جس میں لاہور اور قادیان کے اکابر و عمائد نمایاں نظر آتے ہیں۔ کسی خاص مقصد کے لئے رچایا گیا ہو۔" گویا جب پہلی کذب بیانی کے متعلق یہ سمجھ لیا۔ کہ کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا اسے ماننے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ تو ایک نیا جھوٹ تراش کر قاتلانہ حملہ کرنے والے کے احراری ہونے سے ہی انکار کر دیا گیا۔ کجا تو ہمدردی کا اس قدر جوش و خروش کہ اسے غریب و بے کس قرار دے کر مظلوم اور بے گناہ ٹھہرایا جا رہا تھا اور کجا یہ سنگدلی اور طوطا چشمی کہ اسے حلقۂ احرار سے ہی خارج قرار دے دیا گیا ہے۔

دوسروں کو اپنا آلۂ کار بنانے والوں کا ہمیشہ یہی طریق ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی ان کے پھندے میں پھنس جائے۔ تو اس سے جرم کا ارتکاب کرا کر پھر اس سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اور اس کے واقف تک نہیں بنتے۔ یہی صورت "احسان" نے پشاوری حملہ آور کے متعلق احراریوں کی طرف سے پیش کی ہے۔

ان لوگوں کو جو احراریوں کے اشتعال دلانے سے احمدیوں پر ظلم و ستم کرتے ہوئے نہ تو خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں۔ اور نہ قانون وقت کی پروا کرتے ہیں۔ اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ اپنی عاقبت نہ خراب کرنی چاہیئے۔ احراری لیڈروں کی تو یہ عادت ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کر کے مصائب و آلام میں دوسروں کو مبتلا کرتے ہیں

ختم نبوت کے بارے میں احراریوں کا گمراہانہ رویہ

آیات قرآنی کی رکیک تاویلات کی بیجا کوشش

(۲)

"الفضل" کی پیشکردہ دوسری آیت کے متعلق امرتسری "مفتر" لکھتے ہیں۔" اس کو بھی اپنے محل و معنی اور سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے قادیانیوں کو گمراہی پر قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔" کہنے کو تو کہہ دیا کہ اسے "سیاق و سباق" سے الگ کیا گیا ہے مگر افسوس کہ الفضل کے استدلال کے خلاف "سیاق و سباق" میں سے ایک لفظ تک اپنے دعوے کی تائید میں پیش نہیں کیا۔ ہاں یہ ضرور لکھ دیا ہے کہ "لن یبعث اللہ احدا میں لفظ رسول کہیں نہیں آیا" اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس میں حشر بعد الموت کے عقیدے کی تلقین ہے۔ مگر اتنا نہ سوچا کہ جو دلیل الفضل کے استدلال کے خلاف پیش کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ اس میں "لفظ رسول کہیں نہیں آیا" اس لئے بعثت رسول مراد نہیں ہو سکتی۔ وہی دلیل اگر میرے خلاف پیش کر دی گئی۔ یعنی اگر یہ کہدیا گیا۔ کہ چونکہ اس میں "حشر بعد الموت" کے الفاظ نہیں۔ اس لئے حشر بعد الموت مراد نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیا جواب ہو گا۔ علاوہ ازیں "مفتر صاحب" نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ بعض مفسرین نے یہ معنی بھی کئے ہیں۔ کہ کوئی رسول پیدا نہیں کرے گا۔ پھر "الفضل" نے اگر ان مفسروں کے بیان کردہ معنی لکھ دیئے۔ تو اس سے "آیات قرآنی کی تاویلات سے ملت اسلامیہ میں فتنہ پیدا کرنے کی ناپاک کوشش" کا الزام "الفضل" پر کس طرح لگ سکتا ہے؟

مفسرین کیا کہتے ہیں؟

جہاں تک میرا التفاسیر کا مطالعہ ہے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ کسی ایک معتبر اور مشہور مفسر نے بھی بعثت رسول مراد لینے کی تردید نہیں کی۔ امرتسری "مفتر" لکھتے ہیں۔ کہ اس کے معنی بعثت رسول "بعض نے حاشیہ وغیرہ پر لکھ دیئے ہیں"۔ نہ معلوم اس سے ان کی کیا مراد ہے۔ کیونکہ تفاسیر کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ نہ صرف یہ کہ کسی مشہور اور معتبر مفسر نے ان معنوں کی تردید و تغلیط نہیں کی۔ بلکہ کئی ایک مفسرین نے انہی معنوں کی تائید کی ہے۔ اور حشر بعد الموت کے معنوں کی تضعیف کی ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں۔ "لن یبعث اللہ احدا ای من الرسل الی احد من العباد" کہ آیت لن یبعث اللہ احدا کے معنی یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کوئی رسول بندوں کی طرف نہ بھیجے گا۔ اور پھر دوسرے معنوں کو بصیغہ مجہول ذکر کر کے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھو تفسیر روح المعانی جلد ۹ صفحہ ۱۸۱) اسی طرح تفسیر جامع البیان میں "الفضل" کے پیشکردہ معنوں کو مقدماً بیان کر کے ان کو راجح قرار دیا ہے (صفحہ ۴۹۴) پھر اس سے بھی بڑھ کر تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔ والظاهر أن المراد بعثة الرسالة أى لن يبعث الله أحدا برسالة بعد عيسى أو بعد موسى ثم انه بعث إليهم محمدا خاتم النبيين فآمنوا به (جلد ۴ صفحہ ۴۹۱) یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ آیت لن یبعث اللہ أحدا سے مراد یہی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ یا حضرت موسےٰ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ گویا عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اب آخری نبی ہیں۔ اور یہود کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ دونوں قومیں اپنے اپنے نبی کو آخری نبی سمجھ بیٹھی تھیں۔ مگر ان کے اس عقیدے کو خدا تعالےٰ نے باطل قرار دے دیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ علامہ ابو حیان نے تو صراحت سے یہ بیان کیا ہے کہ سیاق و سباق کو مد نظر رکھ کر یہی معنی انسب و اولیٰ ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ الظاهر انه بعثة الرسالة الى الخلق وهو انسب لما تقدم من الاٰية ولما تاخر۔ یعنی یہ ظاہر ہے کہ آیت لن یبعث اللہ احدا کے معنی یہی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اور سیاق و سباق کے لحاظ سے یہی معنی زیادہ مناسب ہیں۔۔۔۔ (دیکھو تفسیر بحر محیط جلد ۸ صفحہ ۳۴۵) اس قدر صراحت اور وضاحت کے بعد امید ہے۔ کہ امرتسری "مفتر" الفضل کی تردید و تغلیط میں قلم اٹھانے سے قبل ان مفسروں کی قرآن مجید سے بے خبری اور ناواقفیت کا اعلان کریں گے نیز یہ کہ الفضل کو سیاق و سباق کے ملحوظ نہ رکھنے کا طعن دینے کی بجائے علامہ ابو حیان وغیرہ مفسرین قرآن کو اپنے عتاب کا نشانہ بنائیں گے۔

رسول کریمؐ سے قبل ختم نبوت کا عقیدہ

پس خواہ آیت انهم ظنوا كما ظننتم میں ھم ضمیر کا مرجع "انس" کو قرار دیا جائے۔ اس بناء پر کہ یہ جنوں کا کلام ہے۔ اور خواہ اس کا مرجع "جن" سمجھے جائیں۔ اس بنا پر کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جیسا کہ قریباً تمام تفاسیر میں دونوں ہی احتمال تسلیم کئے گئے ہیں۔ الفضل کے پیشکردہ معنی صحیح اور درست ٹھہرتے ہیں۔ یعنی چاہے یہ معنی کئے جائیں۔ کہ اے جنو! جس طرح تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اسی طرح انسانوں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اور چاہے یوں معنے کر لئے جائیں۔ کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکرو! جس طرح تمہارا عقیدہ یہ ہے۔ اسی طرح جنوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ الغرض دونوں میں یہ گمراہی موجود تھی۔ بہر صورت اس سے یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ رسول کریم صلعم کی بعثت کے وقت بھی لوگوں کے دلوں میں یہ عقیدہ مذکور تھا۔ کہ اب نبوت ختم ہو چکی ہے۔"

اگر امرتسری مفتر کہیں کہ یہ بھی "نفس نبوت" کے منکروں کا قول ہے۔ تو انہیں اول تو روح البیان کی عبارت مذکورہ بالا بغور پڑھنی چاہیئے۔ جس میں صاف لکھا ہے۔ کہ اس قول کے قائل حضرت عیسےٰ یا حضرت موسےٰ کے بعد نبوت اور رسالت کے ختم ہونے کا اظہار کر رہے تھے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کے پیرو یعنی عیسائی یا حضرت موسےٰ کے پیرو یعنی یہود تھے۔ اور ان دونوں قوموں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ نفس نبوت کی منکر تھیں۔ یا ہیں ایک بدیہی امر کا انکار کرنا ہے۔ دوسرے نفس نبوت ہی سے اگر وہ منکر تھے۔ تو وہ صرف آئندہ کے لئے بعثت رسول سے انکار کا اظہار کیوں کرتے تھے۔ انہیں تو ماضی حال اور استقبال تینوں زمانوں میں بعثت رسول سے انکار کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اس آیت میں بھی اور سورۃ مومن کی آیت میں بھی وہ نفی رسالت کو زمانہ مستقبل سے مخصوص و مقید کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ صرف زمانہ مستقبل ہی میں ختم نبوت کے قائل تھے۔ نہ یہ کہ پہلے بھی کسی نبی و رسول کے قائل نہ تھے۔

لیکن اگر اس کے مخاطب صرف مشرکین مکہ ہی سمجھے لئے جائیں۔ اور یہود و نصاریٰ مخاطب نہ سمجھے جائیں (جس کی کوئی معقول وجہ پیش نہیں کی جا سکتی) تو بھی یاد رہے۔ کہ مشرکین مکہ بھی مطلق رسالت اور نفس نبوت سے ہرگز منکر نہ تھے۔ بلکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ انبیاء کو مانتے تھے كما لا يخفى على اصحاب العلم والفهم

مسلم الثبوت کا حوالہ

ختم نبوت پر یہود کے اجماع کے متعلق الفضل نے مسلم الثبوت کا جو حوالہ پیش کیا تھا۔ اس کے جواب میں امرتسری مفتر کہا ہی بے اعتنائی سے فرماتے ہیں:۔

"باقی رہی حدیث کی یہ روایت کہ یہود کا اس بات پر اجماع تھا۔ کہ موسےٰ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہوا کرے اجماع۔ زبور میں تو آج تک آنے والے نبی کی پیشگوئی درج ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ حدیث میں موسائیوں کے اس خیال کا ذکر اس امر کا ثبوت کیونکر ہوا۔ کہ خدا نے موسےٰ پر نبوت کامل کر دی تھی۔ حضرت عیسےٰ کی عداوت کے سلسلہ میں یہودی علماء اگر یہ اجماع کر لیں۔ کہ موسیٰ کے بعد نبی نہیں آئے گا۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہودی سمجھتے تھے۔ کہ نبوت ہی موسےٰ پر کامل ہو چکی ہے۔ اور موسیٰ خاتم النبیین ہیں زبور سے کوئی حوالہ پیش کیجئے۔"

ماشاء اللہ "مفسّر" صاحب علاوہ تفسیر دانی کے علم علمیت اور کتب اسلامیہ سے واقفیت بھی کافی سے زیادہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اُوپر گذر چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ لن یبعث اللہ احدا کے معنے بعثت رسالت بعض نے حاشیہ وغیرہ پر دیئے ہوئے ہیں " اور یہاں بھی ملاحظہ فرمایئے کہ "الفضل" کے پیش کردہ حوالے کو آپ نے حدیث ہونے جیسے ہیں غالباً "مسلم الثبوت" سے مراد آپ نے حدیث کی مشہور و معروف کتاب "صحیح مسلم" سمجھی ہے۔ یہ خوب !!

عجیب استدلال

مگر حیرانی قرآن کے اس فہم پر ہے۔ کہ ان کے نزدیک گویا یہود وغیرہ کا ختم نبوت پر اجماع اس لئے بے حقیقت ہے۔ کہ ان کا یہ عقیدہ اپنا اختراع تھا۔ خدا نے یہ نہ فرمایا تھا کہ آئندہ کوئی نبی نہ آئے گا لیکن اپنا یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں آئے گا۔ یہ خدا کا تعلیم کردہ عقیدہ فرض کر لیا ہے۔ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی تا قیامت نہیں آئے گا۔ یہ غلط عقیدہ بعض مسلمانوں نے خود بنا لیا ہے۔ ایسا ہی جیسا کہ بعض پہلی گمراہ قوموں نے اختراع کر لیا تھا۔

باقی رہا یہ کہ قرآن مجید میں خاتم النبیین وارد ہے۔ تو ہمیں ان لفظوں سے مطلقاً انکار نہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا آیا ہوں۔ ہمیں اس کے اُن معنوں سے انکار ہے۔ جو نبوت کو بند قرار دینے والے سمجھے بیٹھے ہیں۔ یہ کہاں کی عقل و دیانت ہے۔ کہ ایک امر غیر مسلّم۔ اور زیر بحث ہی کو جواب میں پیش کر دیا جائے۔

پس ہم غیر مبہم اور واضح الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے زبُور میں تورات میں۔ انجیل میں اور نہ کسی اور صحیفہ میں یہ فرمایا ہے۔ کہ فلاں وقت سے سلسلۂ نبوت منقطع کر دیا گیا ہے۔ اور نہ قرآن مجید میں یہ فرمایا ہے۔ بلکہ یہ عقیدہ جس نے بھی گھڑا ہے۔ خواہ وہ مشرک ہو۔ یا عیسائی اور موسائی یا کوئی مسلمان۔ وہ خود ہی اس کا ذمہ وار ہے خدا کا تعلیم کردہ نہیں۔

پس آپ کی طرح میں بھی کہتا ہوں۔ کہ حال کے مسلمان علماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت کے سلسلہ میں اگر یہ اجماع کرلیں۔ کہ رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا۔ یا پچھلے لوگوں میں سے بھی کسی نے غلط فہمی کی وجہ سے یہ کہہ دیا ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہو گئی ہے۔ تو اس سے یہ کہاں یہ ثابت ہو گیا۔ کہ یہ عقیدہ درست ہے۔ قرآن مجید میں تو صاف ایک احمد رسُول کے آنے کی بشارت موجود ہے۔ اسی طرح احادیث میں بالتصریح ایک "نبی اللہ" کی آمد کا وعدہ موجود ہے۔ پس ڈاکٹر سر اقبال اور ان کے ہمنوا اگر یہ کہہ دیں۔ کہ "آمد مہدی" اور "نزول مسیح" کا عقیدہ غلط ہے۔ تو ہم نصوص صریحہ کے ہوتے ہوئے ان کی بات کیسے مان لیں۔ ہاں اس عقیدہ کی صحت پر قرآن مجید یا احادیث صحیحہ میں سے کوئی سند ہے۔ تو پیش کیجئے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کے انقطاع پر قرآن مجید۔ یا احادیث نبویہ میں سے کوئی حوالہ پیش کیجئے۔ اور اگر لفظ "خاتم النبیین" پر نظر ہے۔ تو اس کے حقیقی معنے سمجھ کر۔ اور صحیح مفہوم سے واقف ہو کر پیش کریں۔ ورنہ یوں بیکار قلم گھسانے کا کیا فائدہ !!

مجبُوبُ ما الزام

پھر آپ نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ "ختم نبوت تو تکمیل نبوت کا نام ہے" اس کے اگر یہ معنے ہیں۔ کہ جس قدر کمالات نبوت اللہ تعالےٰ کسی نبی کو دے سکتا تھا۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے۔ تو ہمیں اس سے انکار نہیں۔ اور اگر اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایک کامل شریعت۔ اور دائمی دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیا گیا ہے۔ تو ہمیں اس سے بھی انکار نہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ کمالات نبوت میں سے کوئی کمال باقی نہیں رہا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ملا ہو۔ اسی طرح ہمارا ایمان ہے۔ کہ دین اسلام کامل مذہب ہے۔ اب کسی اور مذہب یا شریعت کی تا قیامت ضرورت نہیں۔ ہمارے متعلق یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ "ہم تکمیل دین حقہ میں ضعف و نقص کے قائل ہو رہے ہیں۔ ہم تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور آپ کی پیروی میں نبوت حاصل کرنا آپ کی بے مثال شان اور رفعت نبوت میں پیش کرتے ہیں اور شریعت اسلامیہ کی تکمیل کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

خاکسار تاج الدین لائلپوری۔ مولوی فاضل۔ قادیان

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی مطبوعات جدیدہ

پراونشل انجمن احمدیہ نے حال ہی میں بغرض تبلیغ مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں۔ جن دوستوں کو جتنی تعداد میں ضرورت ہو۔ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ پشاور سے قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے منگوا سکتے ہیں۔ ہماری غرض ان کی اشاعت سے تجارت نہیں۔ بلکہ تبلیغ ہے۔

(۱) **اناجیل کا یسُوع۔ اور قرآن کا عیلےٰ**۔ کتاب کی لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ بہت عُمدہ ہے اس میں ایک طرف خداوند یسُوع کی حیات پر از رُوئے اناجیل اربعہ بحث کی گئی ہے۔ اور دوسری طرف از رُوئے قرآن کریم عیسائیت کے مقابلہ کے واسطے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ اور نوجوان طلباء اور اردو خوان طبقہ کے واسطے نہایت کارآمد چیز ہے۔ صفحات ۱۹۲ ہیں۔ $\frac{20\times30}{16}$ سائز ہے اور قیمت قریب لاگت ۳ آنہ فی جلد ہے۔ اور بغرض تبلیغ واشاعت پندرہ روپیہ سیکڑہ ہے۔

(۲) **صیانۃ الصالحین عن تصرف الشیاطین** سائز $\frac{20\times30}{16}$ صفحات ۱۳۲۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ نہایت خوبصورت۔ مضمون ان تمام اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے جو تفاسیر کی بناء پر پادری اور آریہ انبیاء اور صلحاء کی عزت اور عصمت پر کرتے ہیں۔ اور ان کے تحقیقی اور الزامی جوابات از روئے بائیبل اور قرآن کریم دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ آنہ فی کتاب۔ بغرض تبلیغ دس روپے سیکڑہ۔

(۳) فارسی رسائل بغرض تبلیغ احمدیت۔ فارسی جاننے والوں میں ٹریکٹ نمبر اول **احمد موعود** ۱۶ صفحات کا۔ نمبر ۲۔ **انسان کامل** ۱۶ صفحات کا۔ نمبر ۳۔ **تفسیر آیت خاتم النبیین از سلف صالحین**۔ ۳۲ صفحات کا۔ نمبر ۴۔ **وفات عیلےٰ ناصری** ۳۲ صفحات کا۔ برائے افغانستان و ایران بغرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ صرف خرچ ڈاک ارسال کریں۔

(۴) کتاب **حقیقۃ الیسُوع** اور **حقیقۃ المسیح** ہر دو پشتو زبان میں۔ پہلی کتاب ۱۶۰ صفحات کی۔ دوسری ۱۲۸ صفحات کی۔ ہر دو میں عیسائیت کی تردید کی گئی ہے۔ جہاں جہاں افغانوں کو عیسائیت کے مقابلہ کی ضرورت ہے۔ اور حجرہ نشین لوگ اور مستورات عیسائیت کے مقابلہ کی طیاری چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہر دو کتب صرف بھر میں منگوا سکتے ہیں۔ پشتو زبان میں تردید عیسائیت میں یہ اپنی قسم کی پہلی کتابیں ہیں۔ بغرض مفت تقسیم پندرہ روپے سیکڑہ ملیں گی۔

ہم سرحد کے تمام باشندوں سے احمدی ہوں یا دُوسرے مسلمان۔ التماس کرتے ہیں کہ اگر وُہ عیسائیت کی تردید کا شوق رکھتے ہوں۔ تو ہماری یہ کتابیں ایک دفعہ ضرور غور سے پڑھ کر عیسائیوں کے مقابلہ میں آزمالیں۔ اگر کارآمد ثابت نہ ہوں تو ہم قیمت واپس کرنے کو تیار ہیں۔ جماعت احمدیہ سرحد کا یہ کام اپنے رنگ میں بے نظیر ہے ضلع ہزارہ ضلع پشاور۔ ضلع کوہاٹ اور ضلع بنوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

سُورۂ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر

حکیم عبد اللطیف صاحب گجراتی منیجر کتب خانہ ایشیائی قادیان نے نظارت تالیف و تصنیف کی اجازت کے بعد سورۂ بنی اسرائیل کی ایک لطیف تفسیر بنام "دستور الارتقاء" شائع کی ہے۔ جو مولانا عبد اللطیف صاحب خانیودی کی محققانہ تصنیف ہے۔ اس کتاب کے مضامین کے اقتباسات چونکہ قبل ازیں رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو میں شائع ہو چکے۔ اور احباب انہیں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ دوست اسے خرید کر اپنے معلومات میں اضافہ کریں گے خصوصیت سے یہ کتاب ان عیسائی آریہ سنددھ سکھ اور برہمو سماج احباب کے لئے جو فلسفیانہ طبیعت رکھتے ہوں۔ نایاب تحفہ ہے۔ کیونکہ اس میں حقائق قرآنیہ کو عقل و فطرت اور شہادات تاریخیہ کے ماتحت بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا حجم تین سو صفحہ ہے مگر قیمت صرف ۱۲ آنہ اور مجلد کی ایک روپیہ احباب مندرجہ بالا پتہ سے کتاب منگوا سکتے ہیں۔

قرب قیامت کی علامات کا اقرار

اور

مامور من اللہ کا انکار

کوئٹہ کے ہیبت ناک اور ہلاکت آفریں زلزلے نے مخلوق خدا کو اس قدر خوف زدہ کر دیا ہے۔ کہ احرار جیسے سخت دل لوگ بھی متاثر نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ان کے وہ اخبارات جو آسمانی نشانات کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا کرتے تھے۔ کہ اگر کسی کو چھینک بھی آجائے تو مرزائی پکار اٹھتے ہیں۔ لو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی"۔ وہ کم از کم اتنے تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ یہ دلائل وغیرہ آسمانی نشانات ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے صاف پہلو تہی کی گئی ہے کہ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ ہم اس وقت تک عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک پہلے رسول نہ بھیج دیں۔ یہ اس امر کی ایک بین دلیل ہے۔ کہ یہ لوگ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے پورے پورے مصداق بن چکے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ یہ لوگ قرب قیامت کی علامات کا ظہور تو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس نبی اللہ کو شناخت کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ جس کا آنا قرب قیامت میں مقدر تھا۔

اسی سلسلے میں اخبار مذکور نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ اور اپنے خیال میں ایک بے نظیر انکشاف کیا ہے وہ یہ کہ "زلازل وغیرہ قرآن کریم۔ احادیث اور انجیل وغیرہ کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے انہیں کتابوں سے پیشگوئیاں سرقہ کر کے انہیں اپنی طرف منسوب کر لیا ہے"۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا وہ حصہ بھی اخبار مذکور کے پیش نظر ہوتا جو تمام کا تمام قرآنی آیات ہیں۔ تو میرے خیال میں معاملہ زیادہ صاف ہو جاتا۔ کیونکہ اس صورت میں کم از کم یہ تو کھل جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کچھ پیش کر رہے ہیں۔ وہ قرآن کریم ہی سے ماخوذ ہے۔ اور یہی تو وہ چیز ہے جسے ہم دنیا سے منوانا چاہتے ہیں۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم سے جدا ہو کر کچھ کہتے ہیں ہمارا ادعا بھی تو یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے معلم ہیں آپ کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ وہ دنیا کے سینے کو پھر اسی قرآنی امانت سے معمور کر دیں۔ جو مسلمانوں کی شامت اعمال کی وجہ سے ثریا پر چلی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں کیا ہیں قرآن کریم کی تفسیر لطیف۔ اور آپ کی پیشگوئیاں کیا ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کی تشریح و تفصیل۔ قرآن کریم اور احادیث میں بے شک زلازل کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ لیکن اجمالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی زلازل کے متعلق پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ لیکن امکانی تشریح و تفصیل کے ساتھ۔ چنانچہ آپ نے خداوند کریم سے بذریعہ الہام اطلاع پاکر خبر دی۔ کہ زلازل اکثر بہار کے موسم میں آئیں گے۔ اور بہار کا یہ زمانہ اوائل جنوری سے اختتام مئی تک ممتد ہوگا۔ چنانچہ آپ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ والے الہام کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ "چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے آخر تک وہ دن رہیں گے"۔ چنانچہ آپ کی اس تشریح کے مطابق اکثر عظیم الشان زلزلے اس موسم میں آرہے ہیں۔

اسی طرح حقیقۃ الوحی میں آپ نے زلازل کی کیفیات کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے کچھ زمین سے۔ ۔ ۔ ۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔ چنانچہ بہار اور کوئٹہ کے زلزلوں کے حالات کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمائی ہوئی باتیں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ زلزلے آئے اور لوگوں نے لوط کی زمین کے واقعات اپنی آنکھ سے ملاحظہ کئے۔ ان کے بعد زمین شق ہو جانے کی وجہ سے سیلاب آئے اور نوح کا زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ پھر ان عذابوں سے نہ یورپ محفوظ رہا نہ ایشیا۔ اور جب جزائر کے رہنے والے گرفتار ہوئے۔ تو کوئی مصنوعی خدا ان کی مدد نہ کر سکا۔ لیکن یہ تمام چیزیں صرف ان کے لئے ہیں جو دیکھنے کے لئے آنکھ اور سننے کے لئے کان رکھتے ہیں۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ دنیا ان آسمانی ہلاکتوں سے عبرت حاصل کرے الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم

خاکسار:۔ میر اللہ بخش تسنیم

سنگاپور کے حالات

ایک احمدی مجاہد کے قلم سے

یہاں تمام ممالک کے آدمی بستے ہیں مگر چینی سب سے زیادہ ہیں۔ عربوں کا سب سے زیادہ تسلط ہے۔ اکثر حصہ عربوں کے قبضہ میں ہے۔ ایک بڑی مارکیٹ ہے جو ایک عرب کی ہے سات میل پر اس کا قبضہ ہے جہاں بکثرت کوٹھیاں اور مکانات ہیں ان کے علاوہ دوکانیں بھی بہت ہی ہیں۔ مارکیٹ کی بہت کافی آمدنی ہوتی ہے۔ اس میں ناریل اور ربڑ کے بھی بہت سے باغات ہیں۔ اور کئی عربوں کے پاس بڑی بڑی جائدادیں ہیں۔

ملائی لوگ بہت ہی ننگے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں تجارت کا بالکل رواج نہیں یہ لوگ بہت غریب ہیں۔ ان کی عورتیں بالکل آزاد ہیں۔ مذہباً شافعی ہیں۔ لیکن ان میں کوئی بھیک مانگنے والا نہیں دیکھا گیا

شہر میں روشنی اور صفائی کا انتظام بہت اچھا ہے۔ تمام شہر میں ٹرام چلتی ہے۔ سڑکیں نہایت صاف ستھری اور کافی چوڑی ہیں۔ دوسرے تیسرے دن بارش ہو جاتی ہے۔ پولیس کا انتظام بہت اچھا ہے۔ چوری ڈاکہ دھوکہ بازی بہت کم ہے۔ چینی لوگ کھانے پینے کے لحاظ سے بہت گندے ہیں۔ شراب بہت کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ بے غیرتی بہت زیادہ ہے۔ بے دینی کی کوئی حد ہی نہیں۔ عیسائی مشن خوب زور شور سے اپنا کام کر رہا ہے

احراریوں کے اعتراضات کے مکمل جواب

گذشتہ سال نیروبی (افریقہ) میں لال حسین اختر اور شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل کے مابین وفات مسیح۔ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر جو معرکۃ الآراء مناظرات ہوئے تھے۔ ان کی مفصل روئداد رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے تین نمبروں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں لال حسین کے تمام مایہ ناز دلائل نہایت عمدگی سے توڑے گئے ہیں۔ آج کل احراریوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کے مسکت جواب اس میں آگئے ہیں۔ غیر احمدی اصحاب میں ان نمبروں کی اشاعت تبلیغی نقطہ نگاہ سے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ آٹھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو سے طلب کئے جائیں

جرمنی کی نئی فوج کی نوعیت

دنیا کے امن کے لئے مہیب خطرہ

جنگ عظیم میں شکست فاش کھانے کے بعد جرمنی نے باوجود سخت مشکلات اور رکاوٹوں کے از سر نو جنگی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ جو اب پایۂ تکمیل کو پہونچ رہی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے یورپ میں تہلکہ مچا ہوا ہے۔ کیونکہ دُنیا کے امن کو سخت خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ لنڈن کے ایک مشہور اخبار مارننگ پوسٹ نے ایک نہایت ذمہ دار فوجی افسر میجر جنرل سر سی۔ ڈبلیو۔ گون کا ایک مضمون جرمنی کے فوجی انتظامات کے متعلق شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

جرمنی نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ایک ایسی فوج تیار کرے جس میں بھرتی لازمی ہو۔ اور جو ۳۶ دستوں پر مشتمل ہو۔ اس فوج کی تعداد کے متعلق مختلف تخمینے لگائے گئے ہیں۔ اور ۴۰۰۰۰۰ سے لیکر ۵۰۰۰۰۰ تک تعداد بتائی جاتی ہے۔ بہرحال صحیح اعداد شمار جو بھی ہوں۔ یہ امر واضح ہے۔ کہ اس فوج کی تنظیم "ریش ور" Reichswehr کی تنظیم سے کہیں اعلےٰ ہے۔ "ریش ور" کی تنظیم اس وقت کے لحاظ سے باوجود تخفیف اسلحہ کے جرمنی کے نزدیک لڑائی شروع ہو جانے پر فوری اقدام کے لئے مؤثر تصور کی جاتی تھی۔ نئے انتظام کے ماتحت فوج میں کئی گنی زیادتی کرنی مقصود ہے

اس میں شک نہیں۔ کہ اس اعلان سے یہ امر واضح نہیں ہوتا۔ کہ جرمنی کی فوجی طاقت کتنی ہوگی۔ مگر ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ فرانس کی نسبت بہت زیادہ ہوگی فی زمانہ کسی فوج کی طاقت کا انحصار ان دستوں پر ہوتا ہے۔ جو ڈویژنل تنظیم کے علاوہ ہوں فوجی طاقت کا انحصار زیادہ تر توپخانہ۔ جنگی موٹروں اور ایسے خاص دستوں پر ہے۔ جو کہ سواروں کی جگہ کام کریں۔ مگر جرمنی کی فوجی طاقت کا اندازہ اس لئے بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ ان ۳۶ دستوں کے بعد کتنے اور دستے میدانِ عمل میں آئینگے۔

جب کوئی قوم لازمی بھرتی شروع کر دے۔ درآنحالیکہ اس کے افراد بکثرت ہوں۔ تو اس کی اگلی صفوں کے دستوں کی تعداد توپخانہ کی تعداد سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک کہ ہم کام کی نوعیت نہ جان لیں۔ ہم صحیح طور پر فوج کی طاقت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لہذا بجائے اس کے کہ ہمیں یہ معلوم ہو۔ کہ پہلی صفوں کی کیا تعداد ہوگی یہ معلوم کرنا زیادہ دلچسپ ہوگا۔ کہ یہ لازمی بھرتی ایک یا ایک سے زیادہ سالوں تک ہوگی۔ اور کہ مخصوص بھرتی کتنے سالوں تک رہے گی۔ متفرق دستوں کو کس قسم کی اور کتنی لمبی ٹرینِنگ دی جائے گی۔ اور کتنے آدمی مستقل طور پر بھرتی کئے جائیں گے۔

اس سے بھی زیادہ دلچسپی کا باعث اس امر کا معلوم کرنا ہوگا۔ کہ فوج کی پہلی صف کے ہتھیار اور اسلحہ کی نوعیت کیا ہوگی۔ اور کہ مخصوص اسلحہ جات کس حد تک مخصوص دستوں کے لئے مہیا کئے جائیں گے۔ کیونکہ حملہ آوروں کا انحصار موجودہ زمانہ میں محض فوجی تعداد پر نہیں۔ بلکہ اسلحہ جات کی برتری پر ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ فوجی طاقت بھی اس لحاظ سے ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ مختلف جہتوں سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طاقت کو اندفاعی طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

لہذا جرمنی کی لازمی بھرتی کا اقدام اور اس بات کا اعلان کہ اس کی فوج ۳۶ دستوں پہ مشتمل ہوگی۔ اس کی فوجی طاقت کی تعداد اور نوعیت کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے میں ممد نہیں ہوتا۔ کیونکہ محض اس اعلان سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ آیا جرمنی جرنیل "وان سیکٹ" کے نقش قدم پر چل کر اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گی۔ جس کا ایک حصہ حملہ کرنے کے لئے مخصوص ہوگا۔ اور دوسرا جو نسبتاً کمزور ہوگا۔ اندفاعی مقاصد کو پورا کرنے اور مفتوحہ علاقہ جات پر قبضہ جمانے کا باعث ہوگا۔ نیز یہ بھی بالوثوق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جرمنی کی اس قسم کی تنظیم ہوگی جس طرح کہ جنگِ عظیم سے پہلے تھی۔

جرمنی کا مضبوط اسلحہ جات پر زیادہ خرچ کرنے اور "طوفان" برپا کر دینے والے دستے تیار کرنے سے بھی یہی قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے طریقِ کار پر عمل کرے گی۔ دراصل وہ اعلےٰ درجے کی فوجی تعلیم جو موجودہ اسلحہ جات کے استعمال کیلئے ضروری ہے۔ وقتی لازمی بھرتی میں نہیں دی جا سکتی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ نئی لازمی بھرتی شدہ فوجوں کو تعلیم دی جائے۔ اور ان سے کام لیا جائے۔ لیکن ان کی ٹرینِنگ کے لئے بہت سے تجربہ کار آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ پس یہ معلوم کرنا خارج از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ ہم دیکھیں۔ جرمنی اپنی موجودہ فوج کے افراد سے نئی بھرتی کے لئے لیڈروں کا کام لے گی۔ یا اس کا کچھ حصہ اس لئے برقرار رکھا جائے گا۔ کہ طوفانی حملہ کرنے کے وقت اس سے کام لیا جا سکے۔ جرمنی کی نئی فوج تیار کرنے کی رفتار ان دستوں پر منحصر ہوگی۔ جو وہ ہر سال فوج میں داخل کرتی رہیگی اب یہ معلوم کرنا باقی ہے۔ کہ آیا جرمنی پرانی فوجوں کو بھی دوبارہ تعلیم دے گی۔ یا محض صرف نئی بھرتی شدہ فوج کو۔ نیز یہ بھی کہ کیا وہ اپنی فوج کو اتنا زبردست بنائیگی۔ کہ اگر لڑائی شروع ہو۔ تو اسی پر کفایت کی جا سکے۔

جہانتک تعداد کا تعلق ہے۔ جرمنی کئی ایک طریق اختیار کر سکتی ہے۔ خواہ وُہ موجودہ فوج کو استعمال نہ کرے۔ تو بھی کئی ایک ایسے تجربہ کار سپاہی موجود ہونگے۔ جو فوجی تعلیم دے سکیں اور موجودہ اقتصادی بدحالی میں ایسے لوگوں کو ملازم رکھنے لینے سے جرمنی کی صنعت و حرفت پر کوئی خاص بُرا اثر نہیں پڑے گا۔ قطع نظر اس سے کہ جرمنی نے بعض خفیہ فوجیں تیار کر رکھی ہیں۔ اگر ہم جرمنی کی موجودہ حالت کا جنگِ عظیم کے ایام والی حالت سے مقابلہ کریں۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ لڑائی شروع ہو جانے پر جرمنی کو بہت کم تیاری کی ضرورت پیش آئیگی۔

نئی فوج کے لئے اسلحہ جات کا مہیا کرنا ایک علیحدہ بات ہے۔ لیکن ہم یہ یقیناً کہہ سکتے ہیں۔ کہ جرمنی یہ فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ کس قسم کے ہتھیار جنگ کے لئے استعمال کریگی۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ جرمنی نے ایسے ہتھیار اکٹھے کر لئے ہیں۔ لیکن کس قسم کے اور کس قدر۔ اس سوال کا جواب یقینی طور پر نہیں دیا جا سکتا۔

جب تک یہ علم نہ ہو۔ کہ جرمنی کس رفتار سے اور کس قسم کے فوجی دستے تیار کریگی۔ اس وقت تک اس سوال کا کوئی جواب نہیں سوجھتا۔ کہ اسلحہ جات پر کیا خرچ کیا جائیگا۔ اور موجودہ مالی حالات کا کیا اثر پڑے گا۔ یہ اس قسم کے معمے ہیں۔ جن کا حل سر دست نہیں ہو سکتا۔ دراصل ایسی تمام تیاریاں اس قدر کثیر اخراجات کی متقاضی ہیں۔ کہ جرمنی کی موجودہ اقتصادی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے ہمیں یہ باور کرنا مشکل نظر آتا ہے۔ کہ جرمنی نے کسی قسم کی بھی کوئی خفیہ تیاری کی ہو۔

لیکن بہرحال جرمنی کی تدابیر مؤثر اور مہلک ہیں۔ اور یہ یقینی امر ہے۔ کہ اگر لڑائی کا کوئی نیا پہانہ جرمنی کے ہاتھ آگیا۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرے گی۔ جرمنی اعلےٰ قسم کے ہتھیار اور جنگی اسلحہ مہیا کرے گی۔ اور اس کا انجام یورپ کی اقوام کے لئے چنداں خوش کن نہ ہوگا۔

لہذا اس صورت میں جبکہ جرمنی یقینی طور پر اعلےٰ اسلحہ جات استعمال کرے گی یورپ کی باقی اقوام بھی اپنی حفاظت کا سامان کرینگی۔

احمدی جماعتوں کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ کانپور۔ نیشنل لیگ کراچی جماعت احمدیہ کالا گوجراں ضلع جہلم اور نیشنل لیگ لدھیانہ نے آنریبل چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو "سر"۔ خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب کو "نواب" اور جناب چوہدری نعمت خانصاحب کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے علاوہ ازیں جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاور کے ایک احراری کے قاتلانہ حملہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے اظہار عقیدت و اخلاص کے شاندار مظاہرے

تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرنیکا عزم صمیم

۲۶ر مئی کے جلسوں کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کی رپورٹیں

کلکتہ

سات بجے شام زیر صدارت جناب حکیم ابو طاہر محمود صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ علامہ پروفیسر عبد القادر صاحب ایم۔ اے یونیورسٹی لیکچرار کلکتہ نے نہایت عالمانہ اور محققانہ تقریر فرمائی جس میں اس بات پر زور دیا۔ کہ احمدیوں کو تمدن کے ہر شعبہ میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اور مالی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانا چاہیئے۔ مگر اندوختہ کو ذاتی تعیشات پر نہیں بلکہ خدا کے لئے صرف کرنا چاہیئے۔ مولوی عبد الحفیظ صاحب نے تحریک جدید کے انیس مطالبات پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں تقریر کی۔ اور احباب کو ان تمام مطالبات میں حصہ لینے کی تاکید کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

مالاکنڈ

تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر تقریریں کرتے ہوئے مطالبات پورے طور پر احباب کے ذہن نشین کرائے گئے۔ غیر احمدی احباب کو دعوت طعام پر بلایا گیا۔ اور انہیں تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار سید ظہور الحسن سکرٹری)

چکوال

ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے انیس مطالبات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ خواجہ شمس الدین صاحب نے سادہ زندگی بسر کرنے اور ہر قسم کے اسراف اور فضول خرچی سے بچنے پر زور دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تحریک جدید کے مالی مطالبات کو بوضاحت بیان کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ کس طرح چندہ دینے سے انسان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ (خاکسار فتح علی سیکرٹری)

منصوری

مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ خاکسار نے تحریک جدید کے تمام پہلوؤں کو مفصل طور پر جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اور ٹریکٹ متعلقہ تحریک جدید تقسیم کیا۔ مستورات کو دوسرے دن تحریک کے مطالبات سے آگاہ کیا گیا۔ (خاکسار عبد الحی)

کیرنگ

احباب نے مختلف مطالبات کو یکے بعد دیگرے جماعت کے سامنے پیش کیا۔ آخر صاحب صدر نے جماعت کی مشکلات اور مالی و جانی قربانیاں کرنے کی ضرورت پر تقریر کی۔ (خاکسار عبد الحمید خان)

رنگون

دار التبلیغ میں انجمن احمدیہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل نے جماعت کے سامنے تحریک جدید کے انیس مطالبات پیش کئے۔ اور پُر زور الفاظ میں تاکید کی۔ کہ ہر فرد مطالبات کو پورا کرنے کی سعی کرے۔ اس کے بعد منیر الدین صاحب نے صلح و اتحاد کے متعلق تقریر کی۔ باقی موضوعات پر بھی تقریریں ہوئیں (خاکسار عبد الغنی)

جے پور

جماعت احمدیہ جے پور کا جلسہ حویلی جناب نواب ممتاز الدولہ صاحب مرحوم میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب نے احباب کو انیس مطالبات پڑھ کر سُنائے۔ جمیع حاضرین نے لبیک کہکر فاضل لیکچرار کو یقین دلایا۔ کہ وہ اپنے امام کے احکام پر بفضلہٖ تعالےٰ کاربند ہیں۔ اور ان کے ذمے تحریک جدید یا دیگر مالی مطالبات کی کوئی رقم باقی نہیں ہے۔ اور وہ انشاء اللہ ہمیشہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جملہ احکام پر عمل پیرا رہیں گے۔ (خاکسار سیّد عابد حسین بی۔ اے)

کٹک

جماعت احمدیہ کٹک کا جلسہ بصدارت سیّد وراثت علی صاحب منعقد ہوا۔ مولوی عبد المنعم صاحب بی۔ اے نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور مالی مطالبات کے وعدوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آئندہ سال کے لئے تیار رہنے کی تحریک کی۔ خاکسار نے سادہ زندگی بسر کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کی تلقین کی اس کے بعد خانصاحب مولوی سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے نے ایک مختصر مگر جامع تقریر کی۔ اور احباب کو اس اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ جو ان پر عائد ہوتا ہے۔ جناب مولوی سیّد انعام رسول صاحب نے بھی نہایت عالمانہ لیکچر دیا۔ اور تحریک جدید کے مطالبات کو عملی جامہ پہنانے کی تاکید کی (خاکسار سیّد مرید احمدؐ)

یاڑی پورہ

احاطہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب راجہ محمد فیروز دین خانصاحب رئیس جلسہ کیا گیا۔ غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے محی یحیٰی صاحب۔ راجہ غلام محمد خانصاحب اور خاکسار نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ (خاکسار میر غلام محمدؐ)

سنجر چانگ

جماعت احمدیہ سنجر چانگ (حیدرآباد سندھ) کا جلسہ زیر صدارت چودھری محمد عبد اللہ صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد تحریک جدید کے انیس مطالبات پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت کو ان پر کاربند ہونے کی تلقین کی۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی۔ (خاکسار عبد السلام)

کاٹھ گڑھ

خاکسار نے تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے چند ایک بیان کئے۔ اور حاضرین کو ان پر عمل پیرا ہونے کی طرف متوجہ کیا۔ بابو عبد القدیر خان نے چار مطالبات دُہرائے۔ اور جماعت کے لوگوں سے خواہش ظاہر کی۔ کہ حضور کے حکم کی ہر ممکن ذریعے تعمیل کی جائے۔ بعدہٗ عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ پٹواری۔ عبد المومن خان۔ چودہری دولت خان اور مہندی خان نے یکے بعد دیگرے حضور کے پیش کردہ مطالبات کو مختلف طریقوں پر جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اختتام پر صاحب صدر نے چند نصائح کیں:۔ (خاکسار عطاء اللہ جنرل سیکرٹری)

منٹگمری

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت شیخ جان محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چودھری خورشید احمد صاحب وکیل نے تقریر کی۔ دیگر احباب نے بھی تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ حاضرین نے مطالبات کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ (نامہ نگار)

قصور

جلسہ زیر صدارت مرزا عزیز احمد صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ اس کے بعد اور احباب نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ چودہری محمد عبد اللہ خانصاحب نے مطالبات کی وضاحت قرآنی استدلال سے کی۔ تقریر نہایت عالمانہ تھی۔ (خاکسار محمد رحمت اللہ)

کھیوے والی

جماعت کے جملہ افراد۔ مرد۔ عورتیں اور بچے شریک جلسہ ہوئے۔ چودہری احمد خانصاحب نے انیس مطالبات پڑھکر سُنائے۔ اس کے بعد مستری علی احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات پر تقریر کی (سیکرٹری تبلیغ)

سری نگر

تلاوت قرآن مجید کے بعد نیاز مند نے تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر بزبان کشمیری تقریر کی۔ خواجہ امداد علی صاحب نے مالی اور جانی قربانیوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ مستری غلام احمد صاحب نے چندوں کی ادائگی کی طرف توجہ دلائی۔ مستری غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے جماعت کی تنظیم پر تقریر کی۔ آخر میں مولوی ظہور الحسن صاحب نے جماعت کو اتفاق کی طرف توجہ دلائی۔ (نامہ نگار)

جمشید پور

جماعت احمدیہ جمشید پور کا جلسہ بدوکان میسرز اے۔ ڈی۔ پال برادرز منعقد ہوا اور تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر تقریریں ہوئیں۔ (جنرل سیکرٹری)

بھنگواں

خاکسار نے تحریک جدید کے انیس مطالبات دوستوں کو ذہن نشین کرائے اس کے بعد نذیر احمد صاحب صدر جلسہ نے جماعت کو بہت سی قابل قدر نصائح کیں۔

محمود احمد

مارٹی بچیاں

خاکسار نے تحریک جدید کے مطالبات پیش کرتے ہوئے احباب کو انہیں پورا کرنے کی تلقین کی۔

خاکسار۔ ملک رحمت اللہ

سیکھواں معہ ملحقہ دیہات

موضع تلونڈی جھنگلاں کے جلسہ میں محمد یوسف صاحب نے تحریک جدید کے متعلق تقریر کی۔ دوسرے دن سیکھواں بھیل چک۔ بازید چک اور بقہ غلام نبی وغیرہ میں بھی جلسے کئے گئے۔ حافظ بشیر احمد

قلعہ لال سنگھ

انجمن ہائے جماعت احمدیہ قلعہ لال سنگھ اور سردو خاں فتاح کا مشترکہ اجلاس موخر الذکر موضع میں منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے تحریک جدید کے مطالبات بوضاحت بیان کئے۔ تمام احمدی احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ خاکسار۔ نور الحق

کوٹلی

امیر عالم صاحب امیر جماعت نے تحریک جدید کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی۔

خاکسار۔ نور الدین

اوڑ

جلسہ میں مرد۔ عورتیں اور بچے سب شریک ہوئے۔ غیر احمدی خواتین نے بھی شمولیت کی۔ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں۔ خاکسار۔ عبدالغفور

کراچی

انجمن احمدیہ کراچی کا جلسہ زیر صدارت حاجی عبدالکریم صاحب منعقد ہوا۔

مولوی محمد نواز خان صاحب کنگی نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات پڑھ کر سنائے۔ خان رفیع الزمان صاحب نے قربانی کے موضوع پر مختصر مگر جامع تقریر کی۔ مسٹر فتح محمد صاحب نے اتحاد اور محبت پر دلچسپ تقریر کی۔ ماسٹر امین الدین صاحب نے سینما اور تھیٹر وغیرہ سے احتراز کرنے پر موثر لیکچر دیا۔ خان صاحب مظفر علی خان صاحب نے انصار اللہ قائم کرنے اور تبلیغ کرنے کی ضرورت کے متعلق فاضلانہ تقریر کی۔ صوفی عبدالحکیم صاحب نے "عبادت الہیٰ" کے موضوع پر محققانہ لیکچر دیا۔ اور جناب شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل نے واقعات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تمام احکامات کی بجاآوری پر موثر تقریر کی۔ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے کی اپیل کی۔

(نامہ نگار)

حیدرآباد دکن

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا جلسہ ۲۶ مئی بصدارت مولوی سید بشارت احمد صاحب جوبلی ہال میں منعقد ہوا۔

قرات قرآن و نظم کے بعد جناب عبدالقادر صاحب صدیقی نے حاضرین پر موجودہ مشکلات کا اظہار کیا اور سکیم کے ہر جز اور ہر شق کی تعمیل پر سامعین کو ابھارا۔ اور پہلا مطالبہ سادہ زندگی اور اس کی آٹھ متعلقہ جزئیات وضاحت سے بیان کیں۔

مطالبات نمبر ۲ تا ۶ کے متعلق سیٹھ محمد اعظم صاحب نے دل نشین پیرایہ میں اظہار خیالات کیا۔

مطالبات نمبر ۷ تا ۹ پر مولوی منظور احمد نے ایک دلچسپ تقریر کی۔ قربانی کی اہمیت وقیمت کی وضاحت کرتے ہوئے حاضرین مجلس کو قربانی پر ابھارا۔

مطالبات نمبر ۱۰ تا ۱۲ پر سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے نے پرجوش و خروش تقریر کی۔ اور ان میں شامل ہونے کی پرزور تحریک کی۔

مطالبات نمبر ۱۳ تا ۱۹ پر مولوی حافظ عبدالحیٔ صاحب وکیل ہائی کورٹ نے عالمانہ انداز میں لیکچر دیا۔ قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں مطالبات کی معقولیت اور اس کے نیک اثرات و مقاصد کی تشریح کی۔ اور تحریک کی کہ ان مطالبات پر ضرور عمل درآمد کرنا چاہیئے

آخر میں جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے واقعات وانبیا کی وفات پر سنت قدیمہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد موثر پیرایہ میں بیان کئے۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سکرٹری تبلیغ

خیر نگر

میاں محمد یعقوب صاحب ڈرٹری اسسٹنٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب سے چند اقتباسات پڑھے۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب نے انیس مطالبات حاضرین کے ذہن نشین کرائے۔ اور خاکسار نے صلح واتحاد پر تقریر کی۔ خاکسار۔ عبدالواحد سکرٹری

نابھہ

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پر تقریر کی اس کے بعد منشی عبدالقادر صاحب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر دیا۔ اور احباب کو مستعدی اور جوش کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی

خاکسار۔ شیخ قدرت اللہ

تلواڑہ

جماعت احمدیہ تلواڑہ اور عہدی پور میں جلسے منعقد کئے گئے۔ تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر پرجوش تقریریں ہوئیں اور بتایا گیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ہر فرمان پر لبیک کہنا ہر احمدی کا فرض عین ہے۔ دوستوں کو وعدوں کے پورا کرنے اور چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

خاکسار۔ فتح علی سکرٹری

سٹروعہ

ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے تمام مطالبات جماعت کے سامنے پیش کئے۔ اور صلح واتحاد رکھنے کے لئے تاکید کی۔ منشی علی محمد صاحب نے بھی تحریک جدید کے متعلق تقریر کی۔

خاکسار۔ عدالت خاں

صریح

جلسہ زیر صدارت حکیم فتح الدین صاحب منعقد ہوا۔ منشی علی بخش صاحب نے تحریک جدید کے انیس مطالبات پڑھ کر سنائے۔ اور سید محمد اقبال حسین صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد تحریک جدید کے متعلق ایک جامع تقریر کی۔ خاکسار۔ رحمت علی

پاروال

مورخہ ۲۶ مئی۔ کوٹلی ڈھاڈیاں اور پاروال کا مشترکہ جلسہ ہوا۔ جس میں غیر احمدی احباب بلکہ ہندو اور سکھ بھی شامل ہوئے۔ مولوی محمد شریف صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریریں کیں۔ خاکسار۔ مولا داد خاں

سارچور

۲۶ مئی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر کی۔ جس میں احراریوں کی فتنہ پردازیوں کو طشت ازبام کیا۔ اس کے بعد مولوی محمد شریف صاحب نے تحریک جدید کے مطالبات پر روشنی ڈالی۔

خاکسار۔ مولا داد خاں

دھرم کوٹ بگہ

جلسہ زیر صدارت جناب شیخ جلال الدین صاحب منعقد ہوا۔ مولوی بشیر احمد صاحب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے دوستوں سے ان پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ مولوی نواب الدین صاحب۔ شیخ محمد جان صاحب۔ شیخ محبوب علی صاحب متعلم بی اے اور خاکسار نے بھی یکے بعد دیگرے مختلف مطالبات پر تقریریں کیں۔

خاکسار۔ عبدالغنی جنرل سکرٹری

بھینی (شرقپور)

خاکسار نے دو گھنٹے اور مولوی عبدالمجید صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ خدا کے فضل سے جماعت میں از سر نو جوش پیدا ہوگیا ہے۔ خاکسار۔ محمد انوار

فتح پور

ڈاکٹر کریم الدین صاحب میڈیکل آفیسر و محمد عبداللہ صاحب و مرزا محمد حسین صاحب و مولوی محمد عبداللہ صاحب نے پرجوش تقریریں کیں اور تحریک جدید کے مطابات کو کئی رنگوں میں جماعت کے سامنے پیش کیا۔ خاکسار۔ محمد عالم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۱۹ رجون۔ سر نارمن کیٹر ایجنٹ گورنر جنرل فار بلوچستان شملہ سے واپس کوئٹہ چلے گئے ہیں۔ اور اس ہفتہ کے خاتمہ سے قبل سول نظم و نسق کا چارج ملٹری سے لے لینگے۔ انہیں امکانی طور پر پیش آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے خاص اختیارات دینے کے لئے ایک آرڈی ننس جاری کیا جائیگا۔ ان کا دفتر نیز سیکرٹریٹ کے دیگر دفاتر بمقام زیارت منتقل کئے جا رہے ہیں جو کوئٹہ سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یکم جولائی ۱۹۳۵ء تک وہاں باقاعدہ دفاتر کام کرنے لگیں گے۔ چونکہ کام کا بہت بقایا ہے۔ نیز زلزلہ کی وجہ سے بڑھ گیا ہے۔ اس لئے وزیرستان کے ریذیڈنٹ کرنل پارسن کو ڈپٹی ایجنٹ گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ جائدادوں کے متعلق دعاوی کا فیصلہ کرنے کے لئے میجر گاسٹریل پولیٹیکل آفیسر کو جو رخصت لے کر انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ لگایا گیا ہے۔ کرنل رسل ہیلک ہیلتھ کمشنر شملہ سے کوئٹہ واپس آگئے ہیں اور عنقریب اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ جس پر حکومت ہند فیصلہ کرے گی۔ کہ کھدائی کا کام کب شروع کیا جائے۔

کراچی ۱۹ رجون۔ صدر کانگریس بابو راجندر پرشاد نے کانگریس ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ سول نافرمانی بند نہیں کی گئی۔ بلکہ معطل کی گئی ہے۔ میں جہاں بھی گیا ہوں۔ میں نے لوگوں کے اندر کانگریس کے ساتھ اعتماد اور عقیدت دیکھی ہے۔ آپ نے کوئٹہ کے زلزلہ زدہ لوگوں کی امداد کے لئے بیس ممبروں پر مشتمل ایک سنٹرل ریلیف کمیٹی مقرر کی ہے۔ ممبروں کے ناموں کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا۔

ہردوئی ۱۹ رجون۔ اطلاع ملی ہے کہ ہریاں پور گاؤں سارے کا سارا جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ تین عورتیں اور بہت سے مویشی ہلاک ہو گئے۔ باقی دیہاتی صرف اپنی جانیں بچا کر بھاگ سکے۔

لنڈن ۱۸ رجون۔ آج ہاؤس آف لارڈز میں سنئے وزیر ہند نے انڈیا بل کی دوسری خواندگی پاس کئے جانے کی تحریک کی۔ اور کہا۔ کہ میں نے اس کے ایک پہلو یعنی بنگال میں مسلمانوں۔ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں اور اچھوتوں کے مابین نشستوں کی تقسیم پر نکتہ چینی کی۔ اور جائنٹ کمیٹی کے رُوبرو نشستوں کی اور طریق سے تقسیم پر زور دیا تھا۔ مگر چونکہ کمیٹی کو بحیثیت مجموعی قائل نہ کر سکا۔ اس لئے مجھے اکثریت کے سامنے جھکنا پڑا۔ ہندوستان میں مختلف فرقوں کے درمیان باہم سمجھوتہ کرانے کے لئے مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا۔ کرونگا۔ لارڈ لائیڈ نے ایک ترمیم پیش کی۔ جس کا مفاد یہ تھا۔ کہ انڈیا بل میں تجویز کردہ انڈین فیڈرل سسٹم غیر موزون اور خطرناک ہے اور بل کو پاس کرنے سے پیشتر فیڈریشن کے متعلق کلازوں کو بل سے خارج کیا جائے ہندوستان میں فی الحال صوبجاتی خود اختیاری کا قیام گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ آف ۱۹۱۹ء کے دیباچہ میں درج شدہ وعدے کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ بحث کل پر ملتوی ہوئی۔

لاہور ۱۹ رجون۔ آج ڈیڑھ بجے شب البرٹ وکٹر ہسپتال میں مسٹر این سی باکھلے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی وفات واقع ہوئی۔ ایک ماہ ہوا۔ آپ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہو کر علاج کے لئے لاہور آئے تھے آپ کی عمر ابھی تیس سال کی تھی۔ اور آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں آپ اول رہے تھے۔

امرتسر ۱۹ رجون۔ دربار صاحب کمیٹی امرتسر کا جنرل اجلاس کل زیر صدارت سردار جسونت سنگھ جھبالیہ منعقد ہوا۔ کمیٹی نے صدر کے تمام اختیارات چھین کر ورکنگ کمیٹی کے حوالے کر دیئے ہیں۔ گورو رام داس ہائی سکول کا انتظام صدر کمیٹی کی بجائے ہیڈ ماسٹر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۱۹ رجون۔ گورنمنٹ بمبئی۔ پنجاب گورنمنٹ اور ریاست ہائے بیکانیر خیرپور۔ اور بہاولپور کے درمیان دریائے سندھ اور اس کے معاونوں کے فالتو پانی کے متعلق جو جھگڑا چل رہا تھا۔ اس کا عنقریب ہی فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق حکومت نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ وہ اپنی رپورٹ حکومت کے پیش کرنیوالی ہے جس کے بعد حکومت اپنا ایوارڈ دیدے گی۔

چھپوا ۔ ۱۹ رجون۔ کونسل آف ایڈمنسٹریشن سابق حکمران کے اصطبل کو خالی کرانے میں مصروف ہے۔ ایک سو اونٹ بارہ سو روپیہ میں فروخت کر دیئے گئے ہیں چار موٹر کاریں جو پچاس پچاس ہزار روپیہ میں خریدی گئی تھیں۔ پانچ پانچ ہزار میں بیچ دی گئی ہیں۔ ایک درجن مزید کاروں کو فروخت کے لئے اندور بھیجا گیا ہے۔

مدراس ۱۹ رجون۔ کرنول کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ۱۹ رجنوری کو ڈاک لے جانے والے ایک جہاز کے ٹوٹنے سے ایک عورت اور بچہ کی موت واقع ہو گئی تھی۔ ہندوستانی ہوا باز مسٹر مودی پر اقدام قتل کا مقدمہ چلایا گیا تھا۔ جس میں انہیں ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

انبالہ ۱۹ رجون۔ پنجاب کانگریس کمیٹی کے صدر لالہ دنی چند نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ کانگریس کے ایک طبقہ کی سر فضل حسین صاحب کے ساتھ اور ایک طبقہ کی ہندو مہاسبھا کے ساتھ آئندہ انتخابات میں اتحاد کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔

جنیوا ۱۸ رجون۔ لیبر کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عورتیں کانوں میں کام نہیں کر سکتیں۔ جاپان نے بھی اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں زمین کے نیچے عورتوں کا کام کرنا ۱۹۳۹ء سے پہلے نہیں ہو سکیگا۔

لنڈن ۱۹ رجون۔ کمانڈر کپتان ای ہیرن نے ایک دن میں ۲۸۰۰ میل سفر طے کیا آپ ہوائی جہاز پر افریقہ پہونچے اور اٹھارہ گھنٹہ کے بعد واپس لنڈن پہونچ گئے۔ گویا ایک دن میں آپ نے ۲۸۰۰ میل کا سفر طے کیا۔

واشنگٹن ۱۹ رجون۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک زبردست پروگرام سٹیٹ ایڈمنسٹریٹرس کے سپرد کیا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اگر اس پروگرام پر عمل کیا گیا۔ تو اس سال بیکاروں کی اکثریت کام پر لگ جائیگی۔

لائلپور ۱۸ رجون۔ حافظ عبداللہ صاحب ممبر اسمبلی نے وزیر ہند کے نام تار ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ فرقہ وار فیصلہ میں انتخابات کے متعلق جو ترمیم ہوئی ہے۔ اسے دارالامراء میں مسترد کر دیا جائے۔

برلن ۱۸ رجون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرمنی میں ایک بارود خانہ پھٹ جس کی وجہ سے ارد گرد کے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ دو سو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اس وقت تک صرف ۵۰ لاشیں دستیاب ہو سکی ہیں زخمیوں کو ملبہ کے نیچے سے نکالا جا رہا ہے

الجیریا (بذریعہ ڈاک) ایک امدادی جماعت کو صحرائے اعظم میں ایک عورت کی نعش دستیاب ہوئی ہے۔ جس کا لباس پھٹا ہوا اور خون آلود تھا۔ بازوؤں اور رانوں پر چاقو کے زخم تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ عورت شدت پیاس سے تڑپ رہی تھی۔ اس نے اپنی رگیں کاٹ کر خون سے پیاس بجھانی چاہی۔ مگر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔

لاہور ۔ ۱۹ رجون۔ لاہور کے بعض اردو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ کوئٹہ کے لاوارث خواتین اور بچوں کو علاج کے فوراً بعد میو ہسپتال سے نکال دیا جاتا ہے۔ اور ان سے کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ لاوارث بچوں اور عورتوں کو ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے مقرر شدہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ کمیٹی میں ایک ہندو ایک سکھ اور ایک مسلمان رکن ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی